عورت کی دِیت شرعی دلائل کی روشنی میں

قصاص و دیت کمیٹی منصورہ

احادیث و آثار کی رہنمائی میں

احادیث، آثارِ صحابہؓ اور اجماعِ اُمت سے ثابت ہے کہ عورت کی دیت مرد کی دیتِ قتل کے مقابلے میں نصف ہے۔

۱ــــ عن معاذ بن جبلؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیۃ المرأۃ علی النصف من دیۃ الرجل وروی ذالک من وجہ اٰخر عن عبادۃ بن نسی وفیہ ضعف۔

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورت کی دیت مرد کی دیت کا نصف ہے"

سنن کبریٰ للبیہقی کتاب الدیات باب دیۃ المراۃ ص ۹۵، جلد ۸

کنز العمال کتاب القصاص ص ۵۷، جلد ۱۵

نصب الرایہ فی تخریج احادیث الہدایۃ ص ۳۶۳، جلد ۴

اس حدیث کو اگرچہ بیہقی نے اور اسی طرح الجوہر النقی نے بھی ضعیف کہا ہے، لیکن ضعف جب راوی کے حافظہ کی کمزوری کی وجہ سے ہو اور تائید میں دوسری روایات موجود ہوں یا اس حدیث کو "تلقی بالقبول" حاصل ہو یعنی راوی کی کمزوری کے باوجود فقہاء سلف نے اسے دلیل بنایا ہو تو ضُعفِ راوی کے باوجود وہ حدیث قابلِ استدلال اور بنائے حجت

ہوتی ہے۔ حدیث کے طالب علموں تک کو معلوم ہے کہ سُننِ ترمذی کے متعدد ابواب میں حدیث نقل کر کے اس کی سند پر اعتراض بھی کیا گیا ہے اور پھر اس پر صحابہؓ و تابعین اور ائمہ فقہ کا عمل بھی نقل کیا گیا ہے۔ اس لیے کہ اس کی تائید میں دوسری روایات موجود ہوتی ہیں۔ یہاں بھی حدیث مذکور کی تائید میں دیگر کئی شواہد موجود ہیں۔ مثلاً:

عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدّہ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم

۲ — عَقْلُ المرأۃِ مثلُ عقلِ الرجل حتّٰی یبلغَ الثُّلُثَ من دیتہ

"عورت کی دیت مرد کی دیت کے برابر ہے، یہاں تک کہ مرد کی دیت کے ثلث تک پہنچ جائے۔"

سنن نسائی کتاب القود، باب عقل المرأۃ ص ۴۴-۴۵ جلد ۸

سنن دارقطنی مع التعلیق المغنی کتاب الحدود والدیات ص ۹۱ جلد ۳

جامع الاصول، کتاب الدیات ص ۴۱۵، جلد ۴

المصنّف لعبد الرزاق ص ۳۹۶ جلد ۹

کنز العمال ص ۵۴، جلد ۱۵

نصب الرایۃ ص ۳۶۴، جلد ۴

اس حدیث میں "شجّات" و "جراحات" یعنی زخموں کی دیت میں مرد کی کل دیت کی تہائی تک تو برابری کا ذکر آیا ہے۔ اور اس حد تک برابری کے اقوال بعض صحابہؓ و تابعینؒ اور بعض ائمہ فقہ سے مروی بھی ہیں، لیکن زخموں کی اس دیت کے بارے میں جو کل دیت کی ایک تہائی سے زیادہ ہو یا عورت کے قتل خطا کی دیت کے بارے میں صاف طور پر آیا ہے کہ وہ مرد کی دیت کے برابر نہیں ہے (بلکہ نصف ہے) اور زخموں کی دیت میں ایک تہائی تک مساوات کا قانون اگر بنایا جائے تو ہمارے نزدیک راجح تو نہیں ہے، مگر باطل بھی نہیں ہے۔ اسے قبول کیا جا سکتا ہے، اس لیے کہ یہ بعض صحابہؓ سے مروی بھی ہے اور مالکیہ اور حنابلہ کا مسلک بھی ہے۔

1/3 تک برابری

آثارِ صحابہ رضی اللہ عنہم

۱ــــ عَنِ ابْنِ شهابٍ و مكحول وعطاء...... فقوّم عمرُ تلك الدية (أي مائة من الابل):

على اهل القرى الفَ دينارٍ، او اثني عشر الف درهم، و دية الحرة المسلمة اذا كانت من اهل القرى خمس مائة دينار، او ستة آلاف درهم، فاذا كان الذى اصابها من الاعرابِ فديتُها خمسون من الابل۔

"ابن شہاب زہریؒ، مکحولؒ اور عطاءؒ (تابعین) سے مروی ہے کہ حضرت عمرؓ نے شہری علاقوں کے لوگوں پر سو اونٹ کی قیمت ایک ہزار دینار یا بارہ ہزار درہم مقرر کی تھی اور شہری علاقوں کی آزاد اور مسلمان عورت کی دیت پانچ سو دینار یا چھ ہزار درہم مقرر کیے تھے۔ اور اگر عورت کا قاتل دیہاتی ہوتا (جن کے پاس نقد رقم نہیں ہوتی تھی) تو پھر اس کی دیت ۵۰ اونٹ مقرر کیے تھے۔"

کتاب الأم از امام شافعیؒ ص ۱۰۶، جلد ۶

سُنَنِ کبریٰ از بیہقیؒ ص ۹۵، جلد ۸

بارہ ہزار درہم اور چھ ہزار درہم اس سکے کے حساب سے مقرر کیے گئے تھے جس کے بارہ ہزار درہم ایک ہزار دینار اور چھ ہزار درہم پانچ سو دینار کے برابر ہوتے تھے۔ دوسرا سکہ بھی عہدِ نبوی میں مروج تھا، جس کے دس ہزار درہم ایک ہزار دینار کے برابر ہوتے تھے۔ حنفیہ نے اسی حساب سے ۱۰ ہزار درہم دیت مقرر کی ہے اور بعض دوسری روایات میں وضاحت کے ساتھ ۱۰ ہزار درہم کا ذکر بھی آیا ہے۔

خلیفۂ رسول حضرت عمرؓ نے جب یہ حکم صادر فرمایا کہ عورت کی دیت نصف ہے تو کسی صحابی نے بھی اس سے اختلاف نہیں کیا اور یہ دورِ فاروقی کا متفق علیہ قانون بن گیا۔ اس کے ثبوت ملاحظہ ہوں:

۲ــــ عن ابراهيم النخعي عن عمر بن الخطاب، وعلي بن ابي طالب

انهما قالا عقل المرأة على النصف من دية الرجل في النفس وفيما دونها۔

"حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ دونوں نے کہا ہے کہ عورت کے قتلِ نفس اور زخموں کی دیت مرد کی دیت کا نصف ہے۔"

کتاب الحجۃ علی اہل المدینہ از امام محمد طبع لاہور۔ ص ۲۸۴ جلد ۴
سنن کبریٰ از بیہقی ص ۹۶، جلد ۸

۳ ــــ روی ذالک عن عمر وعثمان وعلی والعبادلة: ابن مسعود وابن عمر وابن عباس۔

"عورت کی دیت کے نصف ہونے کا فتویٰ عمرؓ، عثمانؓ، علیؓ، ابن مسعودؓ ابن عمرؓ اور ابن عباسؓ سے مروی ہے۔"

(التلخیص الحبیر فی تخریج احادیث الرافعی الکبیر طبع پاکستان) ص ۲۴۴، جلد ۴

۴ ــــ وعن الشعبی عن زید بن ثابتؓ انہ قال: جراحات الرجال والنساء سواء الی الثلث فما زاد فعلی النصف۔

"زید بن ثابتؓ (صحابی ہے) سے مروی ہے کہ مردوں اور عورتوں کے زخموں کی دیت کل دیت کی ایک تہائی تک برابر ہے اور اس سے زائد میں عورت کی دیت نصف ہوگی۔" (سنن کبریٰ از بیہقی ص ۹۶، جلد ۸)

۵ ــــ امام مالکؒ کے استاذ ربیعۃ الرائی نے جب مدینہ منورہ کے مشہور سات فقہا میں سے ایک بڑے سعید بن مسیب کے سامنے ایک تہائی سے زائد میں عورت کی دیت کے نصف ہونے پر اپنی الجھن کا اظہار کیا تو سعید بن مسیب (جو تابعی تھے) نے فرمایا "کیا تو عراقی ہے (جو ایک تہائی میں بھی نصف کے قائل ہیں)۔ اے میرے بھائی یہ تو سنت ہے۔"

(سنن کبریٰ از بیہقی ص ۹۶، جلد ۸)
(المصنف از عبدالرزاق ص ۳۹۴، جلد ۹)

امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ "امام مالک کہا کرتے تھے کہ ایک تہائی تک مساوات اور اس سے زائد میں نصف دیت سنت ہے۔ میں اس بارے میں اس کی متابعت تو کرتا تھا لیکن دل میں کچھ الجھن تھی۔ بعد میں معلوم ہوا کہ یہ اہل مدینہ کی سنت ہے (جیسے امام مالک حجت کہتے ہیں) تو میں نے رجوع کر لیا۔" (اور مطلق دیت کے نصف ہونے کا قائل ہو گیا)۔

(التلخیص الحبیر ص ۲۵، جلد ۴۔ نیل الاوطار ص ۲۲۵، جلد ۷)

اجماعِ امت آج تک ہر دور میں ہر مسلک کے اہل علم یہ قول نقل کرتے چلے آئے ہیں کہ امت کا اس مسئلے پر اجماع ہے، ایسا اجماع جسے تمام فقہا اجماع قرار دیں حجت شرعی ہے۔ اس سلسلے میں آپ کے سامنے چند نمایاں اہل علم کے اقوال نقل کیے جاتے ہیں۔

امام المفسرین ابن جریر طبری فرماتے ہیں:

لان دیة المومنة لاخلاف بین الجمیع الامن لا یعد خلافاً الا انھا علی النصف من دیة المومن" (ترجمہ) جن لوگوں کی بات کا اعتبار ہے وہ اس پر متفق ہیں کہ مومنہ عورت کی دیت مومن مرد کی دیت سے نصف ہے۔" (تفسیر طبری جلد ۴ ص ۱۳۷)

تفسیر طبری کے حاشیہ پر علامہ نظام الدین القمی نیشاپوری کی تفسیر غرائب القرآن چھپی ہوئی ہے۔ صفحہ مذکورہ پر ہی علامہ نظام الدین القمی فرماتے ہیں:

"ان دیة المرأة نصف دیة الرجل باجماع المعتبرین من الصحابة" (ترجمہ) عورت کی دیت مرد کی دیت سے نصف ہے اور اس پر صحابہ جن کی بات کا اعتبار ہے اجماع ہے۔

ابن جوزی فرماتے ہیں:

"دیة المرأة المسلمة علی النصف من ذالك" (ترجمہ) آزاد مسلمہ کی دیت مرد کی دیت سے نصف ہے" (زاد المسیر جلد ۲ ص ۱۶۴)

شمس الائمہ سرخسی فرماتے ہیں:

"ثم بالاجماع بدل نفسها علی النصف من بدل نفس

الرجل"۔ (ترجمہ) عورت کے نفس کا بدل مرد کے نفس کے بدل سے نصف ہے اور اس کی دلیل اجماع ہے"۔ (مبسوط سرخسی جلد ۲۶ ص ۷۹)

ابن رشد فرماتے ہیں:۔

"اما دیة المرأة فانهم اتفقوا علی انها علی النصف من دیة الرجل فی النفس فقط" ترجمہ: رہا عورت کی دیت کا مسئلہ تو علماء اس پر متفق ہیں کہ عورت کی دیت قتل مرد کی دیت قتل سے آدھی ہے (بدایة المجتہد جلد ۲ ص ۳۱۵)

علامہ شوکانی فرماتے ہیں:

"وذالك مُجمعٌ علیه" (ترجمہ) اس بات پر سب کا اجماع ہے۔ (نیل الاوطار جلد ۷ ص ۲۲۷)

عبدالقادر عودہ شہید فرماتے ہیں:

"ومن المتفق علیه ان دیة المرأة علی النصف من دیة الرجل فی القتل" (ترجمہ) اس بات پر اجماع ہے کہ قتل کی صورت میں عورت کی دیت مرد کی دیت سے نصف ہوگی"۔ (التشریع الجنائی جلد ۱ ص ۶۶۹)

سید سابق فرماتے ہیں:

فقد روی عن عُمَر وعلی وابن مسعود وزید بن ثابت انهم قالوا فی دیة المرأة انها علی النصف من دیة الرجل ولم ینقل انه انکر علیهم احدٌ، فیکون اجماعاً" (ترجمہ) حضرات عمر، علی، ابن مسعود، زید بن ثابت سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ عورت کی دیت مرد کی دیت سے نصف ہے۔ اور ان کی اس بات پر کسی سے انکار منقول نہیں۔ پس یہ بات اجماعی ہوگئی۔ (فقہ السنة جلد ۲ ص ۴۷۵-۴۷۶)

علامہ عبدالرحمٰن الجزیری فرماتے ہیں:

"ودیة المرأة والخُنثیٰ المشکل الحرّان: دیة کل منهما

فی النفس والجرح کنصف دیة رجل حر ممن هما علی دیته" (ترجمہ آزاد عورت اور آزاد مخنث کی دیت قتل اور زخم دونوں حالتوں میں آزاد مرد کی دیت سے نصف ہے"۔ (الفقہ علی المذاہب الاربعہ جلد ۵ ص ۳۷۰)

ائمہ اربعہ کا مسلک عورت کے قتل خطا یا قتل شبۂ عمد کی دیت کے نصف ہونے کا قول چاروں متداول فقہی مذاہب کے نزدیک اجماعی ہے۔ جراحات یعنی زخموں کی صورت میں عورت کی ایک تہائی تک مقدار دیت میں اختلاف رائے موجود ہے، لیکن قتل کی دیت کے نصف ہونے میں کسی کا اختلاف مروی نہیں ہے۔ حوالے درج ذیل ہیں۔

۱۔ حنفی مسلک

"عورت کی دیت نصف ہے اور اس پر صحابہؓ کا اجماع ہے۔ حضرت عمرؓ حضرت عثمانؓ، حضرت علیؓ، حضرت ابن مسعودؓ اور حضرت زید بن ثابتؓ سے نصف ہونے کا فتویٰ منقول ہے اور اس پر صحابہ میں سے کسی کا اعتراض منقول نہیں ہے"۔ حوالے:۔

۱۔ بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع از کاشانیؒ ص ۲۵۴، جلد ۷

۲۔ المبسوط از شمس الائمہ سرخسیؒ ص ۷۹، جلد ۶

۳۔ الہدایۃ از مرغینانی کتاب الدیات

۲۔ شافعی مسلک

"مجھے قدیم اور جدید دور کے اہل علم میں سے ایک عالم بھی ایسا معلوم نہیں ہے جس نے عورت کی نصف دیت کے بارے میں کوئی اختلاف کیا ہو اسی طرح جراحات یعنی زخموں کی دیت بھی نصف ہے۔ واضح رہے کہ امام شافعیؒ امام مالک اور ابوحنیفہ اور ان کے شاگردوں کے علوم کے حامل ہیں اس لیے امام شافعیؒ کا یہ قول کہ انہیں قدیم اہل علم میں سے بھی عورت کی نصف دیت کی مخالفت کرنے والا کوئی نہیں ملا ہے تو یہ بات خود امام مالک اور امام ابوحنیفہ

کے مسلک کی بھی توثیق کر دیتی ہے۔ حوالہ

کتاب الام از امام شافعی طبع بیروت ۱۹۰۳ ص ۱۰۶، جلد ۶

یہ امام شافعی کا مسلکِ جدید ہے۔ قدیم رائے یہ تھی کہ ایک تہائی تک جراحات کی دیت برابر ہے اور اس سے زائد میں نصف ہے جیسا کہ پہلے حوالہ دیا جا چکا ہے۔

۳۔ مالکی مسلک

"امام مالکؒ اور مالکی مذہب کے دیگر نمایاں فقہا کی رائے یہ ہے کہ عورت کے قتل کی دیت تو نصف ہے، لیکن جراحات و شجات کی دیت کل دیت کے ایک تہائی تک مرد کی دیت کے برابر ہے اور ایک تہائی کے بعد زخموں کی دیت بھی نصف ہے۔"

۱۔ موطا امام مالک مع تنویر الحوالک باب دیت المرأۃ ص ۱۸۲، جلد ۲

۲۔ احکام القرآن از قاضی ابوبکر ابن العربی ص ۴۷۸، جلد ۱

۳۔ احکام القرآن از قرطبی یعنی تفسیر قرطبی ص ۳۲۵، جلد ۵

۴۔ بدایۃ المجتہد از ابن رشد مالکیؒ ص ۴۲۵-۴۲۶، جلد ۲

۴۔ حنبلی مسلک

آزاد مسلمان عورت کی دیت مسلمان آزاد مرد کی دیت کا نصف ہے۔"

یہ مختصر الخرقی کی عبارت کا ترجمہ ہے۔ اس پر ابنِ قدامہؒ لکھتے ہیں:

قال ابن المنذر و ابن عبد البر اجمع اھل العلم علی ان دیۃ المرأۃ نصف دیۃ الرجل۔ (ترجمہ) مشہور شافعی فقیہ و محدث محمد بن المنذر اور مشہور مالکی فقیہ و محدث ابن عبد البر نے کہا ہے کہ "عورت کی دیت کے نصف ہونے پر اہلِ علم کا اجماع ہے۔"

(المغنی شرح الخرقی از ابن قدامہ حنبلی ص ۴۰۲، جلد ۸

امام قرطبیؒ اور ابن رشدؒ نے بھی کہا ہے کہ "اس پر اہل علم کا اجماع ہے